|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144512290155

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب کا جب انتقال ہوا تو ان کے والدین حیات نہیں تھے،ہم دو بہنیں اور والدہ حیات ہیں ،ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے،ہمارے والد کے چھ بھائی اور تین بہنیں حیات ہیں،جن میں سے ایک بہن (صبا)دوسری والدہ سے ہے،باقی تمام بچے یعنی میرے 5 چچا اور2 پھوپھیاں میری دادی سے ہیں۔

1۔ سوال یہ ہے کہ میرے بابا کا جب انتقال ہوا تو ان کے پاس یہ مندرجہ ذیل چیزیں موجود تھیں،ایک کار،دوعدد موٹر سائیکل،سولہ لاکھ کے پرائز بونڈاور کچھ دس ہزار موجود تھے،انتقال سے پہلے میرے بابا پر 1,000,000 قرضہ تھاوہ ہم لوگوں نے ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے ادا کیا۔

2۔ میرے بابا نے اپنی حیات میں ایک گھر الگ سے لے کر میری والدہ کو دیا تھا اور وہ میری والدہ کے نام پر ہی ہےاور ان کی حیات سے انہوں نے اس گھر سے اپنا کوئی تعلق نہیں رکھا(اور سارے تصرفات میری والدی ہی کرتی تھیں)اس گھر کو والدہ نے کرائے پر دے رکھا تھا اور اس سےان کی جیب خرچ اور ہماری تعلیم کی فیس ادا کی جاتی تھی،یہ گھر الگ سے تھا۔

یہ تمام چیزیں کس طرح تقسیم ہوں گی ہمیں دین کی روشنی میں بتایا جائے۔

مستفتی:یشعرہ عمیر

اے141،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

03127707910

**الجواب حامدا ومصلیا**

1۔ صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (288) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں مرحوم کی بیوہ کو(36) حصےاور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(96)حصےاور مرحوم کے ہرایک بھائی کو(10)حصے اور مرحوم کی ہر ایک بہن کو سوائے صبا کے(5) حصے دیے جائیں گے،مرحوم کی (باپ شریک)بہن(صبا) کا مرحوم کی میراث میں شرعاً کو ئی حصہ نہیں ہے۔

|  |  |  |  |  |  |  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| 24/288 |  | | | | | | | | | |
| بیوہ | بیٹی | بیٹی | بھائی | بھائی | بھائی | بھائی | بھائی | بہن | بہن | علاتی بہن |
| 3 | 8 | 8 | 5 | | | | | | | م |
| 36 | 96 | 96 | 10 | 10 | 10 | 10 | 10 | 5 | 5 |  |

یعنی اگر ترکہ (100) روپےہوتواس میں سے مرحوم کی بیوہ کو(12.5)روپےاور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(33.333)روپےاور مرحوم کے ہرایک بھائی کو(3.472)روپے اور مرحوم کی ہر ایک بہن کو سوائے صبا کے(1.736)روپے دیے جائیں گے،مرحوم کی (باپ شریک)بہن(صبا) کا مرحوم کی میراث میں شرعاً کو ئی حصہ نہیں ہے۔

2۔ صورتِ مسئولہ  میں اگر مرحوم نے مذکورہ مکان اپنی بیوی کے نام، ہدیہ ( گفٹ) کی نیت سے کیا تھا اور نام کرنے کے بعد گھر کا مکمل قبضہ و تصرف بھی دے دیا تھا تو اس صورت میں یہ گھر مرحوم کی بیوی کی ملکیت میں آگیا تھا، اب وہ مرحوم کے ترکہ میں شامل نہیں ہوگا اور جب تک مرحوم کی بیوہ حیات ہیں یہ ان کی ملکیت ہے۔

وفي رد المحتار:

"(وقوله: بخلاف جعلته باسمك) قال في البحر: قيد بقوله: لك؛ لأنه لو قال: جعلته باسمك، لايكون هبة؛ ولهذا قال في الخلاصة: لو غرس لابنه كرما إن قال: جعلته لابني، يكون هبة، وإن قال: باسم ابني، لايكون هبة."

(ج5،ص689،ط سعيد،کراتشی)

**تنبیہ:** "پرائز بانڈ"میں سود کو قمار(جوے) کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے ،اس لیے اس کی خرید فروخت کرنا اور قرعہ اندازی میں نمبر نکلنےکی صورت میں انعام کے نام پر سود لینا ناجائز اور حرام ہے۔

اگر کسی نہ لاعلمی میں حلال رقم سے خرید لیا ہے یا کسی نے قرض میں ادا کیا ہےتو اس کو واپس کرکےاصل رقم واپس لینا جائز ہے،اور اگر قرعہ اندازی میں کسی کا نام نکل آیا اور اس کواصل رقم سے زائد رقم انعام کے نام سے ملی تو اس زائد رقم کا استعمال جائز نہیں ہے ،بلکہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوٰۃ لوگوں پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قال تعالیٰ فی سورۃ البقرۃ:

1۔ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(278) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ-وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْۚ-لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ(279)

"ایے ایمان والو!اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جوحصہ بھی (کسی کے ذمے)باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو ۔پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تواللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔اگر تم (سود سے) توبہ کروتواصل سرمایہ تمہارا حق ہے،نہ تم کسی پرظلم کرو، نہ تم پرظلم کیا جائے۔

2۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً» .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:سود کا ایک درھم،یہ جاننے کے باوجود کھانا یہ سود ہےچھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔

3۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا أيسرها أَن ینکح الرجل أمه»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہےجیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

4۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " إِنِ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فإِنَّ عاقبتَه تصيرُ إِلى قُلِّ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:سود(سے حاصل شدہ مال)خواہ کتنا ہی زیادہ ہومگر آخر کار اس میں کمی(یعنی)بے برکتی آجاتی ہے۔

(مشکوٰۃ،باب الربوٰ)



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

27/12/1445ھ

06/07/2024ش

27/12/1445ھ

06/07/2024ش